بنی اسرائیل کی فقہی تالیفات

از

(جناب مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط چیف ایڈیٹر روزنامہ الجمعیۃ دہلی)

یہودی قوم ایک ایسی قوم ہے جو اپنی پشت پر ایک شاندار مگر یاس انگیز تاریخ رکھتی ہے اور اس تاریخ میں وہ واقعات درج ہیں جو اس قوم کے قومی مزاج کا سراپا پیش کرتے ہیں۔ چونکہ یہود کو آسمانی صحیفوں کا محافظ اور شریعتِ موسوی کا نگراں مقرر کیا گیا تھا اس لئے لازمی تھا کہ اس میں بڑے بڑے ربّی اور جید علماء پیدا ہوں اور وہ آسمانی صحائف کی تفسیر و تشریح کرکے بنی اسرائیل کے لئے ایک مستقل فقہ کی بنیاد ڈال دیں، چنانچہ یہود میں ہر دور کے اندر اساطینِ علم و فضل پیدا ہوتے جنہوں نے آسمانی کتابوں کی چھان بین کرکے ایک طرف ایک نیا علمِ کلام پیدا کیا اور دوسری طرف احکام و اخلاق کو ترتیب دے کر علمِ فقہ کے لئے راہ صاف کردی!

بنی اسرائیل کے اصل صحیفے تو وہی ہیں جنہیں عہد نامہ قدیم NEW TESTMENT سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یعنی تورات، زبور اور بعد میں آنے والے مصلحین کی تحریرات مگران صحائف کی تفسیر و تشریح میں علماء یہود نے جو موشگافیاں کیں اور ان میں جن احکام و سنن کا اضافہ کیا وہ عہد نامۂ قدیم کے بعد خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہودی ربّیوں میں ہمیشہ اس بات پر اختلاف رہا کہ جن کتابوں کو آسمانی اور ربانی کہا جاتا ہے وہ اپنی اصلیت پر کہاں تک باقی ہیں؟ اگر ان میں حذف و اضافہ اور ترمیم کی نوبت نہیں آئی تو تورات کے ان مقامات کی کیا توجیہ ہوگی جن کا محرّف ہونا لسانی اور تاریخی اعتبار سے ثابت ہو چکا ہے اور جن کا مطلب ہی واضح نہیں ہوتا۔ اگر ان میں انسانی دخل کو واقعہ کے طور پر تسلیم نہ کیا جائے لیکن اگر ان مقامات کی تحریف مسلمہ ہے تو یہ کون بتلائے کہ تحریف کرنے والے کون تھے۔ اور انھوں نے کس مقصد کے لئے آسمانی کتابوں میں اپنے اجتہاد کو دخل دیا؟ پھر اس واقعہ پر بھی بحث ہو سکتی ہے کہ وہ عہد نامہ قدیم کس طرح

محفوظ رہا جو یروشلم کی بربادی میں خود برباد ہو گیا ہو اور جس کا سراغ جدو جہد کے باوجود مدتوں تک نہ لگ سکا ہو؟ اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہود کے آسمانی صحیفے زمانہ کی دست برد سے محفوظ نہ رہ سکے اور خود علمائے یہود نے انھیں شک و شبہ کی نظر سے دیکھا تو ان روایات کی زیادہ قدر و قیمت باقی نہیں رہتی جن کا تعلق عہد نامہ قدیم سے ہے اور جن میں ان ہی کتابوں کی تفسیر و تشریح کی گئی ہے تاہم ان تحریرات سے اس بات کا پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل کی یہودی دنیا کا عقلی اور علمی مزاج کیا تھا اور ان کے افکار میں کس قسم کے اجتہاد کی شان نمایاں ہے

تالمود | علمائے یہود نے آسمانی کتابوں کی تشریحات میں جو فقہ مدون کی وہ تالمود TALMUD کے نام سے مشہور ہے۔ تالمود کے معنی علم ہیں یعنی ایسا علم جو آسمانی کتابوں کے لئے حاصل کیا گیا، تالمود آرامی آمیز عبرانی میں لکھی گئی ہیں اور یہود میں بڑی عزت اور وقعت کی نظروں سے دیکھی جاتی ہیں ان کا زمانہ تحریر تین سو برس قبل مسیح سے پانچ سو برس بعد مسیح تک پھیلا ہوا ہے اور جو فلسطین اور بابل دونوں جگہ لکھی گئیں اس مقامی اختلاف کی وجہ سے ایک کا نام فلسطینی تالمود اور دوسرے کا بابلی تالمود رکھا گیا۔ اصل تالمود کو چھ سیدرم SEDARIM یا حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ تمام حصے ۶۳ مسکتوت MASSEKTOT یا مقالوں پر مشتمل ہیں ان مقالوں میں اٹھارہ مقالے ربی ھلیل HILLEL کے لکھے ہوئے ہیں، ۱۳ اور ۳۲ مقالے علی الترتیب ربی اسماعیل اور ربی العزرا آف گلیلی نے ترتیب دئے ہیں بظاہر ان مقالوں میں عہد نامہ قدیم کی تفسیر ہے لیکن حقیقت میں وہ اس اعتبار سے بہت اہم ہیں کہ ان میں قبل مسیح کا یہودی فلسفہ۔ سائنس۔ اخلاق۔ الہیات۔ تاریخ اور داستانیں سب کچھ آگئی ہیں اور ان میں قدیم افکار کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے ان مقالات کو دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ یہود کی منطقی دنیا ایک نیا رنگ رکھتی ہے اور ان کی قوت استنباط میں ایسی لچک ہے کہ وہ بیک وقت حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے

مجتہدانہ صلاحیتوں کا حال بھی یہی ہے کہ وہ بات سے بات پیدا کر کے آسمانی کتابوں پر ۔ ہیں جن کی نشاندہی کتب مقدسہ سے ہرگز نہیں ہوتی یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ادنےٰ درجے کے یہودی علماء میں فلسطینی تالمود کی بہ نسبت بابلی تالمود کو زیادہ مستند اور صحیح سمجھا

جاتا ہے کیونکہ اسے حضرت سموئیل نبی کی نگرانی میں اموریم A MORAIM کی سات پشتوں نے NEHARDEA کی اکاڈمی میں مرتب کیا اور اسے سموئیل نبی کے حکم کے تمام یہودیوں نے مانا لیکن فلسطینی تالمود کی کسی نبی نے تائید نہیں کی اور نہ کوئی صاحب الہام شخص اس کی ترتیب میں شامل ہوا یہ تالمود سب سے پہلے ربی جوہانن JOHANAN نے مرتب کی اور بعد میں اس کی تکمیل پانچویں صدی عیسوی کے اوائل میں ہوئی اس کا ماخذ وہ مشنا MISHNA ہے جسے ربی یہودا نے لڈا LYDDA قیصریہ، سیفورس اور طبریا کی اکاڈمیوں میں زبانی بیان کیا تھا اس میں ۶۳ مقالوں کے بجائے صرف ۳۹ مقالے درج ہیں۔ گمان یہ ہے کہ اس کے متعدد مقالے یہود کی تباہی کے باعث گم ہو گئے جو تلاش کے باوجود دستیاب نہ ہو سکے۔

مشنا اصل میں تالمود کی روایات کا ماخذ مشنا MISHNA اور گیمارہ GEMARA ہیں۔ مشنا قدیم ماخذ ہے اور گیمارہ اس کے بعد کا عبرانی میں مشنا کے معنی ہیں دہرانا، اس میں عہد نامہ قدیم کے آخری ایام سے لے کر دوسری صدی عیسوی کے خاتمہ تک کی تمام یہودی روایات درج ہیں اور جسے ربی یہودا حاسی JUDAH HANASI نے (جس کی وفات ۱۹۳ء اور ۲۱۵ء کے درمیان ہوئی) احکام و سنن کی شکل میں مرتب کیا اور اس کی تقسیم ۶۴ ۵۲ پیراکیم PERAKIM (بابوں) پر کی، جہاں تک اس کے مضامین اور خلاصہ کا تعلق ہے اس کی تشریح حسب ذیل ہے۔

(۱) زیرائم ZERAIM (تخم) اس میں گیارہ مقالے ہیں جن میں عبادت، ارکان عبادت، دعا وغیرہ کی تشریح ہے۔ محصول عشر کا بھی بیان ہے اور ان پودوں، جانوروں اور کپڑوں کی تفصیلات درج ہیں جو قانون محصول کے تحت آتی ہیں۔

(۲) موئید MOED (دعوت) اس میں بارہ مقالے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ سبت کو منانے کا طریقہ کیا ہے، روزے کن ایام اور حالات میں فرض ہوتے ہیں اور ان کی شرائط کیا ہیں دعوتوں کا طریقہ کیا ہونا چاہئے اور ان میں کن اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔

(۳) نشیم NASHIM (عورت) یہ باب سات مقالوں پر مشتمل ہے جس میں نکاح اور طلاق

کے قوانین تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ جبری نکاح پر بھی اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ زنا کی مختلف سزاؤں پر بحث کی گئی ہے جو عورتیں رہبانیت اختیار کرنا چاہیں اس کے متعلق بھی احکام دیئے گئے ہیں۔

(۴) نزی کین NEZIKIN (نقصان) اس میں دس مقالے ہیں جن میں نقصان جان و مال کی تفصیلات دی گئی ہیں کسی کو زخمی کرنے کی نوعیت اور سزا پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، خرید و فروخت، قرض و اجارہ، کرایہ اور اجرت، وراثت، عدالتی کارروائی، جرمانہ اور سزا، حلف اور شہادت اور بت پرستی کے خلاف تعزیرات وغیرہ معاملات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ کداشیم KODASHIM (مقدس اشیاء) یہ باب گیارہ مقالوں پر مشتمل ہے جن میں قربانی اور جانوروں کے ذبیحے، کھانے پینے کی رسوم، عہدنامے، مقدس مقامات کی بے حرمتی۔ عبادت گاہوں کی تعمیر اور ان کے مراسم سے بحث کی گئی ہے۔

(۶) طہورت (پاکی) اس میں بارہ مقالے ہیں جن میں حلال و حرام، پاکی اور ناپاکی، جائز اور ناجائز، محرمات اور غیر محرمات کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

گویا یہ مندرجات اس مشنا کے ہیں جو تالمود کے دو ماخذوں میں سے ایک اور سب سے زیادہ قدیم ہے گیمارہ گیمارہ، تالمود کا دوسرا ماخذ ہے جس کے معنی ہیں تکمیل، معلوم ہوتا ہے کہ تالمود کا اصل ماخذ تو مشنا ہی ہے اور گیمارہ بعد میں تتمہ یا ضمیمہ کے طور پر لکھا گیا ہے اس میں کچھ ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جن کا مشنا کے مسائل سے کوئی قریبی تعلق نہیں، اس کے لکھنے یا بولنے والوں کی تعداد ۱۲۰۱ ہے جنھیں امورائم AMORAIM (مقرر) کہا جاتا ہے اس میں زیادہ تر یا تو قانون سے متعلق باتیں درج ہیں یا اسے قصوں اور داستانوں سے بھر دیا گیا ہے۔ نیز اس میں سائنس، تاریخ، اخلاقیات، فلسفہ، اور مشاہیر کے سوانح حیات تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ معلوم ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کا اندازِ فکر کیا تھا۔ انھوں نے علم کو کہاں تک وسعت دی اور کہاں تک کام لیا۔ اگر تالمود کا یہ حصہ کام میں نہ لایا جاتا تو خود تالمود غیر مکمل اور ادھوری رہ جاتی جس کے ذریعے آنے والی نسلوں کو قوم یہود کا قومی مزاج معلوم نہ ہو سکتا گویا تالمود کی تکمیل مشنا اور گیمارہ کے ذریعے ہوئی۔ لیکن یہودی روایات کا ایک بڑا حصہ پھر بھی ایسا رہ گیا جو مشنا اور گیمارہ میں درج نہ ہو سکا

اور جو کچھ تو زبانی روایات کے ذریعہ اور کچھ قدیم عبرانی تحریرات کے وسیلہ سے بعد میں جمع ہوا جسے برائتھا Baraitha (زائد اور خارج) کہا جاتا ہے مگر اسے یہودی علما میں مستند نہیں مانا گیا اور نہ اس سے یہودی فقہ کی ترتیب میں کوئی مدد لی گئی۔

مشنا کے مرتبین | جن لوگوں نے تالمود کے قدیم ماخذ مشنا کو مرتب کیا اور اس کی ترتیب میں مدد دی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) سوفریم SOPHERIM (کاتب) جنہیں مجلس کلیسا کے بڑے آدمی کہا گیا ہے جن کا سلسلہ بائبل کے عزرا سے شروع ہو کر سائمن عادل پر ختم ہوتا ہے۔

(۲) پانچ زوخوط ZOTH یعنی مجلس عدالت کے رکن) جن میں دو کا نام ربی ہلیل HILLEL اور شاماتی ہے اور ایک الیا شخص ہے جس کے متعلق ارنسٹ رینان کا خیال ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کا معلم اور استاد تھا، باقی کچھ لوگ اور بھی ہیں جو اپنے وقت کے مقتدر علماء شمار کئے گئے ہیں۔

(۳) تانائم TANNAIM (دہرانے والے) ان کی تعداد ۲۷۷ تک پہنچی ہے اور جو پانچ پشتوں پر منقسم ہیں، پہلی پشت میں وہ لوگ ہیں جو یروشلم کی عبادت گاہ کے متولی اور محافظ تھے اور جنہوں نے سنہ ۷۰ء میں یروشلم کی بربادی اپنی آنکھوں سے دیکھی، دوسری پشت میں ناسی ربن گملیل NASI RABBAN-GAMALIEL- ربی عزرا بن ہرلس۔ ربی اسماعیل، ربی عقبہ اور ربی البشا کے نام پائے جاتے ہیں۔ تیسری پشت میں ربی اسماعیل اور ربی عقبہ کے شاگردوں کا شمار ہوتا ہے ان ہی کے ساتھ ربی میر اور ربی سائمن کا نام بھی لیا جاتا ہے چوتھی پشت میں ربی یہودا ہناسی ہے جس نے مشنا کو مرتب اور مہذب کیا۔ پانچویں پشت میں ربی حیا کا شمار ہوتا ہے گویا کتاب مشنا جو تالمود کا ماخذ ہے پانچ پشتوں میں جاکر پوری ہوئی اور اس کی تکمیل میں کئی صدیاں لگیں اس کے بعد گیارہ مرتب ہوئی جو بہت سے ربی اور علماء کی کاوشوں کا نتیجہ ہے ان دو ماخذوں سے ایک تالمود فلسطین میں اور ایک تالمود بابل میں لکھی گئی جس پر یہودی فقہ کا اتمام ہوا اور یہ عظیم الشان تاریخی ذخیرہ جو صدیوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے یہودی احکام اور قوانین کی انسائکلو پیڈیا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ | جو لوگ تالمود اور اس کے ماخذ سے واقف نہیں ہیں ان کا خیال ہے یہود میں تالمود کی وہی حیثیت ہے جو حیثیت مسلمانوں میں احادیث کی ہے حالانکہ احادیث اور تالمود میں زمین و آسمان کا

فرق ہے، احادیث تو پیغمبر اسلام علیہ السلام کے اقوال وافعال کا مجموعہ ہیں مگر تالمود یہودی علماء کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہے، تالمود میں کوئی قول ایسا مذکور نہیں ہے جسے سند صحیح کے ساتھ حضرت موسیٰؑ اور دیگر کسی نبی کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔ اگر کسی مگر ان کے کسی قول سے استفادہ بھی کیا گیا ہے تو وہ بے سند ہے اور اس کا کوئی سلسلہ بیان نہیں کیا گیا ہے، ہم زیادہ سے زیادہ تالمود کو وہی حیثیت دے سکتے ہیں جو ہمارے ہاں کتب فقہ کو حاصل ہے، یعنی جس طرح فقہائے کرام نے کتاب وسنت سے استنباط کرکے اسلام کے تشریعی امور سے بحث کی ہے اور ہر حکم کی غایت اور علت بتائی ہے اسی طرح علمائے یہود نے توراۃ اور دوسرے آسمانی صحیفوں سے مسائل واحکام اخذ کرکے اپنے اجتہاد کے ساتھ تالمود میں جمع کردئے ہیں تالمود اور اس کے ماخذ کے سلسلہ میں مزید تفصیلات کے لئے یہودی انسائکلوپیڈیا، انسائکلوپیڈیا آف برٹانیکا، ڈکشنری آف ریلیجن اینڈ اتھکس اور ڈکشنری آف فلاسفی مصنف رنیس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

سیرۃ قرآنیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آج تک جتنی کتابیں سیرۃ پر شائع ہوئی ہیں یہ ان سے بالکل جداگانہ نئے انداز سے لکھی گئی ہے رسول مقبول کی ہر بات ہر قول، ہر فعل ہر غزوہ آیات کلام اللہ کے حوالہ سے لکھا گیا ہے اسی وجہ سے اسے سیرۃ قرآنیہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے پرائیویٹ سکریٹری جناب حاجی مولوی محمد اجمل خاں صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی سابق پروفیسر اسلامیات، شانتی نکیتن کی بیس سالہ دماغ سوزی اور فکر ومطالعہ کا نتیجہ ہے $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے پونے تین سو صفحات پر مشتمل ہے

مجلد ۵، قسم دوم مجلد للعہ

ملنے کا پتہ: سنگم کتاب گھر اردو بازار دہلی